AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عصر حاضر کے معروف زیب و آرائش کے طریقے: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

Contemporary Trends in Beauty and Adornment: An Analytical Study in the Light of Islamic Teachings

Dr. Asma Aziz
Assistant Professor, Department of Islamic studies, GCWUF
Laiba Munir, Sania Nawaz
MPhil Scholar, Department of Islamic studies, GCWUF

Abstract

This article identifies the concept of women beautification treatments according to the framework of islam. Beauty treatments is a a business dealing with cosmetic treatment for men and women equally.Other variations of this type of business are including hair salons and spa's. Beauty treatments has become an almost illustrious image in Pakistan and other countries. It is not allowed in islam because these treatment is equivilant to altering the creations of Allah Almighty.This article focuses on the different ways of the treatment and artificial beautification due to which some issues arises which effect our society badly and effect our religion.

Keywords: *Beautification, Treatments, Quran, Teaching Sunnah of Islam*

تعارف:

اللہ تعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے حسن و جمال کے بہترین سانچے میں ڈال کر بہترین صورت پر پیدا کیا۔ اگر انسان اس مالک کائنات کی بنائی ہوئی دیگر مخلوقات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تخلیق پر غور کرے تو اس پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ اللہ تعالی نے انسان کو حسن صوری اور حسن معنوی کی کیسی کیسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں اور اس چیز میں جتنا زیادہ غور کیا جائے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالی کی عظمت اور قدرت کی معرفت حاصل ہوتی جائے گی اور اس عظیم نعمت کو بہت اچھی طرح سمجھ جائے گا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم
مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا"[1]

ترجمہ: (اور بے شک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی۔)

مزید ارشاد فرمایا:

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ"[2]

ترجمہ: (بے شک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اللہ رب العزت نے انسان کے اعضا کو بالکل ٹھیک بنایا اور پکڑنے کے لیے ہاتھ، چلنے کے لیے پاؤں، بولنے کے لیے زبان، دیکھنے کے لیے انکھ اور سننے کے لیے کان ادا کیے پھر ان اعضا میں مناسبت رکھی کہ ایک ہاتھ یا پاؤں دوسرے ہاتھ یا پاؤں سے چھوٹا یا لمبا نہیں ہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا:

"یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ"3

ترجمہ: (اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اور اپنے کرم والے رب سے جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا، پھر ہم وار فرمایا جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا کوئی نہیں بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو۔)

اسلام کا تصور زیب و آرائش:

عربی زبان میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے تزین، تحل، حلیہ اور تبرج وغیرہ کے الفاظ زیادہ تر استعمال کیے جاتے ہیں۔ عربی زبان کی مستند لغت لسان العرب میں زین الزینہ اور جمال کے معنی درج ذیل ہیں:

والزِّيْنَةُ والزُونَة: اسْمٌ جامِعٌ لِمَا تُزُيِّنَ بِهِ، وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا مَعْنَاهُ لَا يُبْدِينَ الزِّينَةَ الْبَاطِنَةَ كالمخنقة والخلخال والدملج والسوار4

زیب و زینت کا معنی آرائش ہے۔ اصل میں تزین از دان" کے معنی میں ہے اور حدیث خزیمہ میں ہے کہ وہ زینہ سے مشعل ہے۔ زینت ایک جامع اسم ہے اور جس چیز کے ساتھ آرائش کی جائے اس کا مفہوم بھی بتاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ: عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ الخ،، اس کا مطلب ہے کہ عورتیں چھپی ہوئی زینت کو ظاہر نہ کریں جیسے گردن، پازیب، بازوبند اور کنگن۔

سید احمد دہلوی نے زیب وزینت کی وضاحت زیبائش اور آراستگی قرار دیا ہے۔

زینت اسم مونث از (زینت بمعنی سنوارنا) زیبائش، آراستگی، زیب وزینت، تکلف، سجاوٹ، بناؤ سنگھار درستی مکان وفرش وغیرہ5

زیب وزینت کا مطلب ہے کہ کسی انسان کا سجنا سنورنا، بناؤ سنگھار کرنا، اپنی شخصیت میں خوبصورتی اور نکھار پیدا کرکے مزید بہتر اور دوسروں انسانوں سے منفرد اور دلکش نظر آنا۔ اس مفہوم کو عربی، اردو، فارسی اور انگریزی وغیرہ میں ہم معنی الفاظ سے ادا کیا جاتا ہے جیسے سجاوٹ، آراستگی، خوبصورتی، زینت، زیب وزینت، تزئین، درستی، سنگھار، خوش نمائی، خوبصورتی، حسن وجمال، سندرتا، رعنائی، تجمیل، سج دھج، آب و تاب، شان وشوکت، تزک واحتشام، کروفر، ٹھاٹھ باٹھ، دھوم دھام6۔

اسلامی نقطہ نظر میں زیب وارائش جائز اور مستحسن ہے۔ بشرطیہ کہ یہ کہ اقتدار پاکیزگی اور اسلامی حدود میں ہو اس کا مقصد شخصیت میں وقار پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہونا چاہیے۔

زیب و آرائش کی تعریف:

انگریزی زبان میں Human Fashion اور Human Beautification کے معانی بیان ہوئے ہیں۔ جیسا کہ آکسفورڈ ڈکشنری میں درج ذیل ہے۔ Human Beautification

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"Beautification :(biu: tifike: fen): The action of beautifying: embellishment, adornment "[7]

عصر حاضر کے زیب و آرائش کے طریقے:

بیوٹیفکیشن ٹریٹمنٹ ایسے عمل کو کہتے ہیں جو ہماری جلد کو خوبصورت بناتے ہیں بالوں کو لمبا کرتے ہیں، ناخنوں یا مجموعی جسمانی خوبصورتی کو بہتر بنانے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ یہ ٹریٹمنٹ عام طور پر جھریوں کو ختم کرنے کے لیے بالوں کو صحت بہتر بنانے کے لیے یا ظاہری خوبصورتی میں اضافہ کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ یہ ٹریٹمنٹس مختلف قسم کے ہوتے ہیں جیسے کہ چہرے کی سرجری کروانا، ڈرما فیلرز اور لپ فلرز کروانا، بالوں میں ایکسٹینشن لگوانا، ناخنوں پر نیل ایکسٹینشن کروانا، ہونٹوں کو بڑا یا چھوٹا کروانا، پرمانٹ میک اپ کروانا وغیرہ

(Surgery): سرجری کروانا

اس مالک کائنات کا نظام ہے کہ عمومی طور پر جب ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ شکل وصورت اور ساخت و بناوٹ کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے لیکن بعض اوقات قدرتی اسباب یا کسی بھی کمی کی وجہ سے بچہ ناقص الخلقت پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بچوں کی چار انگلیاں ہوتی ہیں بعض کا ہونٹ درمیان سے کٹا ہوتا ہے وہ قدرتی طور پر تو وہ مکمل ہوتا ہے لیکن بعد میں کسی حادثے یا بیماری کی وجہ سے جسم کے اعضاء میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے چونکہ انسان فطرتی طور پر ٹھیک اور درست نظر آنے کو پسند کرتا ہے اسی لیے اگر اس کے اعضاء جسم میں قدرتی یا حادثاتی طور پر یا کسی بیماری کی وجہ سے کوئی کمی بیشی ہو جائے تو اس کے ازالے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جو لوگ ظاہری طور پر کسی پیدائشی یا حادثاتی عیب کا شکار نہ بھی ہوں وہ بھی مزید زیب وزینت اور تسیینوں آرائش کے لیے مختلف قسم کے آپریشن اور سرجریز کروانے کی کوشش میں ہوتے ہیں۔

چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے:

"عن أبي الدرداء، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله أنزل الداء والدواء، وجعل لكل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام"8

ترجمہ: (حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے بیماری اور دوا (دونوں) کو اتارا ہے، اور ہر بیماری کے لیے دوا بنائی ہے، لہذا تم علاج کیا کرو، (لیکن) حرام چیزوں سے علاج نہ کرو۔)

لہذا انسان کو چاہیے کہ جب بھی کسی بیماری کا علاج کروائے، تو شافی الامراض رب (بیماریوں کی شفاء دینے والے رب) پر توکل کرتے ہوئے صرف انہی طریقوں کو اختیار کرے، جس کو اس رب نے حلال کیا ہے، کیونکہ حلال علاج ہی شفاء کا ذریعہ ہے، حرام میں اللہ رب العزۃ نے شفاء ہی نہیں رکھی۔

جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" 9"إن الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليك

ترجمہ: (بے شک اللہ تعالی نے جو چیزیں تم پر حرام کی ہیں، ان میں تمہاری شفاء نہیں رکھی۔)

پلاسٹک سرجری کا معنی و مفہوم:

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عربی میں پلاسٹک سرجری کو" الجراحة التجميلية" کہتے ہیں۔"جراحة" کے معنی کے بارے میں" الحكم والمحيط الا عظم" میں ہے:

الجراحة اسم الضربة أو الطعنة ، والجمع جراحات وجراح10

"جراحت ضرب یا نشانے کو کہتے ہیں۔" اور اس کی جمع جراحات اور جراح آتی ہے۔

تجمیل" جمال سے مشتق ہے اور جمال کے معنی کے بارے میں لسان العرب میں ہے۔

الجمال الحسن يكون في الفعل والخلق11

"جمال وہ حسن ہوتا ہے، جو کسی کے فعل یا خلقت میں ہوتا ہے۔"

پلاسٹک سرجری کی تعریف:

عرف الأطباء المختصون جراحة التجميل بأنها جراحة تجري لتحسين منظر جزء من أجزاء الجسم الظاهرة، أو وظيفته إذا ما طرأ عليه نقص، أو تلف12

اطباء نے پلاسٹک سرجری کی تعریف کچھ یوں کی ہے کہ جسم کے کسی نظر آنے والے حصے کی ظاہری شکل کو بہتر بنانے کے لئے، یا جسم میں کوئی نقص پیدا ہو جائے یا عضو تلف ہو جائے، تو اس کی سرجری کرنا۔

مذکورہ تعریف کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سرجری دو طرح کی ہے۔

1-اختیاری

2-ضروری

1-اختیاری سرجری: فقط جسم کی شکل وشباہت میں مزید حسن و نکھار پیدا کرنے کے لیے سرجری کروانا۔ مثلاً ہونٹوں کو بڑا یا چھوٹا کروانا، جسم پر ٹیٹو بنوانا وغیرہ۔

2۔ضروری سرجری: اعضاء میں کسی طرح کا عیب (حادثاتی یا پیدائشی طور پر) پیدا ہو جانے یا اعضاء کے تلف ہو جانے کی صورت میں سرجری کروانا۔ مثلاً زائد انگلیاں کٹوانا وغیرہ۔

سرجری کروانے کا شرعی حکم:

اگر سرجری کا مقصد صرف تزیین و آرائش کا حصول، فیشن پرستی ہو اور خواہش نفس پر عمل کرنا ہو کہ سرجری کے ذریعے اعضاء میں تبدیلی کرنا محض انہیں خوبصورت اور مزید پرکشش بنانے کے لیے ہو، تو ایسی صورت میں سرجری کروانا، ناجائز و حرام ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالی کی تخلیق یعنی اس کی پیدا کی ہوئی چیز میں بلا ضرورت تبدیلی کرنا ہے اور اللہ پاک کی تخلیق میں خلافِ شرع تبدیلی حرام اور گناہ ہے، قرآن وحدیث میں اس کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے۔ لیکن اگر حقیقتاً کسی (پیدائشی یا حادثاتی) عیب یا بیماری کو دور کرنے کے لیے سرجری کروائی جائے، اور اس سرجری کی وجہ سے ضرر شدید میں مبتلا ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو، تو دفع ضرر کے لیے ایسی سرجری کروانا جائز ہے، کیونکہ ایسی صورت میں سرجری کروانا یقینا مجبوری وضرورت کی وجہ سے ہے اور ضرورت کی صورت میں اعضاء میں تبدیلی کروانا یا کوئی عضو (مثلاً دانت یا ناک وغیرہ) لگوانا تغییر لخلق اللہ میں داخل نہیں ہے، جیسا کہ احادیث طیبہ سے ثابت ہے۔

زیب وزینت کے لیے اعضاء میں تبدیلی کے عدم جواز اور عیب کی صورت میں اعضاء میں تبدیلی کے جواز کے دلائل

قرآن مجید میں تغییر لخلق اللہ یعنی اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے کی مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ اللہ تعالی قرآن مجید میں شیطان کا قول نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

"وَلَا ضِلَّنَّهُمْ وَلَا مَنِّيَنَّهُمْ وَلَا مُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ أَذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَ مَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَنَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَ انًا مُّبِينًا"13

ترجمہ: (اور میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دلاؤں گا اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا۔)

نیز اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

"فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ، لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ"14

ترجمہ: ((یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے)، جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کے بنائے ہوئے میں تبدیلی نہ کرنا۔)

اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

بالوں میں ایکسٹینشن لگانا اور لگوانا: (Hair Extension)

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عورت کا حسن وجمال اس کے خوبصورت لمبے اور گھنے بالوں میں ہے۔ بالوں کو سنوارنے کے طریقے صدیوں سے رائج ہیں، کہیں بالوں کی چوٹی بنائی جاتی ہے اور کہیں جوڑا کسی ثقافت میں مانگ میں سیندور بھرا جاتا ہے اور کسی ثقافت میں بالوں میں موتی سجائے جاتے ہیں۔ خوبصورت پنیں، کلپ اور سونے اور چاندی کے زیورات بھی خصوصاً بالوں کی آرائش کے لئے ڈیزائن کئے جاتے ہیں۔ مشرقی ملبوسات کے ساتھ پراندے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ شہروں میں وگیں اور نقلی بال استعمال کئے جاتے ہیں۔

ایکسٹینشن سے کیا مراد ہے؟

بالوں میں ہے ایکسٹینشن سے مراد مصنوعی یا قدرتی بالوں کے اضافی حصے ہیں جو بالوں کو لمبا کرنے انہیں حجم دینے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

ایکسٹینشن کا شرعی حکم:

اللہ تعالی کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والوں پر حدیث مبارک میں لعنت کی گئی ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ

المغيرات خلق الله لعن الله الواشمات والمستوشمات، والنامصات والمتنمصات، والمتفلجات للحسن15

ترجمہ: (گودنے، گودوانے والیوں، بال اکھاڑنے، اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنوانے والیوں، اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والیوں پر اللہ تعالی نے لعنت فرمائی)۔

گودنے کا مطلب سوئی سے جسم پر کوئی نشان بنا کر اس میں کوئی رنگ دار چیز بھرنا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نشان پختہ ہو جاتا ہے اور مٹتا نہیں۔ عرب میں عورتوں میں یہ رواج تھا۔ یہ کام کرنا اور کروانا شرعا ممنوع ہے۔ وگ یعنی سر پر مصنوعی بال لگانا یا اصلی بالوں کے ساتھ ان کو ملانا شرعی طور پر درست نہیں۔ جن گناہوں پر لعنت کی وعید سنائی گئی ہو وہ کبیرہ گناہ کہلاتے ہیں، ایسے گناہ خاص توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے توبہ بھی اس شرط

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کے ساتھ کہ انسان ان سے باز رہنے کا عزم بھی کرے۔ زینت کے لیے کی جانے والی تبدیلی تغییر لخلق اللہ کی وعید میں داخل ہے، چنانچہ شارح بخاری، علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں:

اللام فيه للتعليل احترازا عما لو كان للمعالجة ومثلها16

ترجمہ: (للحسن) میں لام تعلیل کے لیے ہے، اس صورت سے احتراز کرنے کے لیے کہ جب یہ امور علاج اور اس کی مثل کسی کام کے لیے ہوں (تو وہ صورت اس وعید میں داخل نہ ہو گی)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جسم گود کر نیل بھرنے اور بھروانے والیوں پر، مصنوعی بال لگانے والیوں پر، چہرے کے بال اکھیڑنے والیوں پر، اور خوبصورتی کے لیے دانتوں میں جھریاں بنانے والیوں پر جو کہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کرنے والیاں ہیں۔ یہ بات قبیلہ بنو اسد کی ایک عورت کو پہنچی، اسے اُم یعقوب کہا جاتا تھا، اس نے کہا (اے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھے تیرے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے جسم گود کر نیل بھرنے والی اور بھروانے والی، مصنوعی بال لگانے والی، چہرے کے بال اُکھیڑنے والی اور خوبصورتی کے لیے دانتوں میں جھریاں بنانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے جو کہ اللہ کی تخلیق بدلنے والیاں ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے، میں ان پر کیوں نہ لعنت کروں۔ حالانکہ یہ کتاب اللہ میں موجود ہے۔ اس عورت نے کہا، میں نے دو تختیوں کے درمیان قرآن کا نسخہ پڑھا ہے، میں نے یہ بات نہیں پائی۔ فرمانے لگے: اللہ کی قسم اگر تو نے اسے (سمجھ کر) پڑھا ہوتا تو ضرور پالیتی۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: "اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں دیں، اسے لے لو اور جس سے منع کریں، اس سے باز آجاؤ۔"[17]

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنے دو استادوں محمد بن عیسیٰ اور عثمان بن ابی شیبہ سے بیان کیا ہے اور واصلات کا لفظ محمد بن عیسیٰ سے نقل کیا ہے۔ حسن بصری نے اپنے بال کے ساتھ دوسروں کے بال جوڑنے وور گودانے یا میں وغیرہ کو اس کا مصداق قرار دیا ہے۔ یعنی اس میں بھی اپنے سفید بالوں کو چھپانے اور دھوکہ دینے کا پہلو موجود ہے۔18

حضرت جابر کا بیان ہے:

"زجر النبي ﷺ ان تصل المرأة برأسها شيئاً"19

ترجمہ: (آپ نے عورتوں کو اپنے سر کے بالوں کے ساتھ کسی بھی چیز کو جوڑنے سے منع فرمایا۔)

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آکر کہا: اللہ کے رسول! میری ایک بیٹی نئی نویلی دلہن ہے اسے ایک بیماری ہوگئی ہے کہ اس کے بال جھڑ رہے ہیں اگر میں اس کے بال جڑوادوں تو کیا مجھ پر گناہ ہو گا آپ نے فرمایا بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔20

معلوم ہوا گنجی عورت بھی بال نہیں لگا سکتی کیونکہ اس میں بھی دھوکا دہی پائی جاتی ہے نیز غیر ضروری تکلیف پایا جاتا ہے کیونکہ کم بالوں کے ساتھ بھی گزارا ہو سکتا ہے لیکن مصنوعی دانت اعضاء اور لینز وغیرہ لگوائے جاسکتے ہیں کیونکہ ان کے بغیر گزارا نہیں ہوتا۔ مندرجہ بالا احادیث صحیحہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ مصنوعی بال (وگ) ناجائز و ممنوع ہیں اور یہ جعلسازی اور دھوکہ ہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عورت کو بھی وگ لگانے کی اجازت نہیں دی جس کے بال بیماری کی وجہ سے گر گئے تھے۔ حالانکہ اس عورت کا خاوند بھی خواہش مند تھا کہ وہ وِگ استعمال کرے لیکن امام اعظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کام سرانجام دینے والے پر لعنت کی۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

"وفي هذا الحديث أن الوصل حرام، سواء كان لمعذورة أو عروس أو غيرهما"21

ترجمہ: (اور اس حدیث (اسماء) میں یہ بات ہے کہ وِگ لگانا حرام ہے خواہ وہ معذور کے لیے ہو یا دلہن کے لیے یا ان دونوں کے علاوہ کے لیے ہو۔) گنجے پن کو ختم کرنے کے لیے صحیح علاج کروایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے دوا وعلاج رکھا ہے۔

اس کے تحت علامہ علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

"ان احتاجت الی الوشم للمداواۃ جازوان بقی اثر متعلق بکل ما تقدم ای لو کان بہا علۃ فاحتاجت الی احدھا لجاز"22

ترجمہ: (اگر علاج کے لیے گودوانے کی حاجت ہو، تو گودوانا جائز ہے، اگرچہ اس کا اثر باقی رہے. علاج کی حالت میں جواز کا تعلق حدیث پاک میں مذکور تمام چیزوں کے ساتھ ہے یعنی جب کوئی بیماری ہو اور (علاج کے لیے) حدیث پاک میں مذکور چیزوں میں سے کسی کی حاجت پیش آئے، تو (مذکورہ چیزیں) جائز ہیں۔ شیخ ابن باز انہ نے اپنے ایک فتوے میں فرمایا ہے کہ مصنوعی بال لگوانے کے مسئلے پر مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں کیونکہ علت حرمت دونوں میں مشترک ہے اور اس حرمت کی چار وجوہات ہیں۔ یہ کام ان امور میں سے ہے جن سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس میں (دوسروں کے لئے) فریب اور دھوکہ ہے۔ اس میں یہود کی مشابہت ہے۔ اور یہ عمل عذاب اور ہلاکت کا موجب ہے جیسا کہ نبی کا فرمان ہے۔23

Botox کروانا:

بڑھتی ہوئی عمر سے ظاہر ہونے والے اثرات کو کم کرنے کے لئے یہ سرجری بہت مقبول ہے، اس سرجری سے ایسے لوگوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے جن کو ذہنی تناؤ اور کھچاؤ (ٹینشن)، دباؤ اور اعصابی کارکردگی کے سبب جھریاں اور کھینچاؤ نمایاں ہو جاتے ہیں، یا جن لوگوں کو موروثی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں، یا جیسے جھریاں یا ہلکی یا بھاری ابرو جو ناک پر جھکی ہو، اس عمل جراحی کے ذریعہ انہیں درست اور پرکشش بنایا جاسکتا ہے۔ اس سرجری میں کانوں کے پاس سے جلد کو کاٹ کر باہر کی طرف کھینچا جاتا ہے اور پھر فالتو جلد کو جلد سے کاٹ کر الگ کر دیا جاتا ہے۔ یہ عمل چہرہ کو پرکشش بنانے کے لیے کیا جاتا ہے تاکہ چہرہ پر ملائمت نمایاں ہو۔ اس سرجری سے چہرے پر پڑنے والے نشان کانوں کے قریب ہوتے ہیں اس لئے سامنے سے نظر نہیں آتے. چہرے سے جھریوں کو ختم کرنے کا ایک عارضی طریقہ علاج بوٹکس (Botax) ہے۔ اس میں انجکشن کے ذریعے سالی کون چہرے کی جلد کے نیچے پہنچائی جاتی ہے جس سے چہرے سے جھریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس انجکشن کا اثر چھ ماہ تک رہتا ہے۔ اس طرح کی پلاسٹک سرجری اگر احتیاط سے نہ ہو تو بعد میں کئی پیچیدگیاں ظاہر ہوتی ہیں ان میں خون کا ضائع ہونا، فیشیل نرو کے خراب ہونے سے چہرے کے تاثرات کا ختم ہو جانا، متعدی اور چوڑے نشانات شامل ہیں۔24

ہونٹوں کو بڑا یا چھوٹا کروانے (Lip Botox):

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اس قسم کی سرجری سے ہونٹوں کو اچھا اور گداز بنایا جاسکتا ہے، کئی خواتین کے ہونٹ بہت باریک ہوتے ہیں۔ ان کے ہونٹوں کو جسم کے اندر سے ٹینڈن یا چربی لے کر موٹا کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح موٹے ہونٹوں سے فاضل ریشے نکال کر انہیں باریک بنایا جاتا ہے۔ کئی نوجوان لڑکیاں اپنے ہونٹوں کو سرخی مائل دیکھنا چاہتی ہیں، پلاسٹک سرجری کے ذریعے ان کے ہونٹ میں مستقل قسم کے رنگ ڈال دئے جاتے ہیں یعنی یہ ایک طرح سے ٹیٹو یا انمٹ نشان کھدوانے کی ایک قسم ہے۔ یہ سرجری منہ کے ارد گرد ہونے والی جھریوں کو مٹاتی ہے، چربی گھٹاتی ہے اور مریض. کے جسم کے دوسرے حصوں سے کولاجن انجکشن ہونٹوں میں لگائے جاتے ہیں۔ جسم کولاجن اور چربی کو سیال بناتا ہے، حیرت ناک نتائج کے حصول کے لیے اس طبی عمل کو جاری رہنا چاہیے۔

ایلوڈرم اور سافٹ فارم سے دیرپا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہونٹوں کو خوشنما بنانے کے لیے لیزر کے ذریعہ ہونٹوں کو تروتازہ بنانا ایک اور متبادل ہے، جو قدرتی کولاجن کو لوچدار بناتا ہے اور ہونٹوں کے نیچے کے خلیوں میں لچک پیدا کرتا ہے۔ قدرتی یا مخلوط مادہ اور مریض کے جسم کی چربی کی مریض کے لبوں میں پیوند کاری کی جاتی ہے یا انجکشن کے ذریعہ اندر پہنچایا جاتا ہے، پلاسٹک سرجن ہونٹ میں ایک انجکشن لگاتا ہے، جو مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے، یہ انجکشن وقتاً فوقتاً لگایا جاتا ہے۔25 سرجری کے ذریعے ہونٹوں کو بڑا یا چھوٹا کروانے کی بھی شریعت میں اجازت نہیں ہے، کیونکہ یہ بلاضرورت اعضاء میں تبدیلی کرنا ہے اور اعضا میں بلاضرورت تبدیلی کرنا تغییر لخلق اللہ (اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز میں تبدیل کرنے) میں داخل ہے جس کی تفصیل اوپر بیان کی جاچکی ہے۔

فیس لفٹنگ (بڑھاپے کے آثار ختم کرنے کے لیے سرجری کروانا)(Face Lifting):

قوانین شرعیہ کی روشنی میں فیس لفٹنگ یعنی بڑھاپے کے آثار ختم کرنے کے لیے سرجری کروانے کی اجازت نہیں، کیونکہ یہ بھی بلاوجہ شرعی اللہ تعالی کی تخلیق میں تبدیل کرنا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ قانون فطرت پر راضی رہے، قانون فطرت یہی ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے، تو کمزور ہوتا ہے، پھر پرورش پاتا ہے تو اس کے اعضاء کا حجم بڑھتا ہے، پھر ان اعضاء میں طاقت وچستی پیدا ہوتی ہے اور پھر جب اس کی یہ قوت اپنے کمال کو پہنچتی ہے، تو پھر اس میں انحطاط پیدا ہوتا ہے اور وہ دوبارہ کمزوری کی طرف لوٹ جاتا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے:

"هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا -وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُتَوَفَّى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ"26

ترجمہ: (وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتا ہے پھر تمہیں باقی رکھتا ہے تاکہ اپنی جوانی کو پہنچو پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اٹھالیا جاتا ہے اور اس لیے کہ تم ایک مقررہ وعدہ تک پہنچ جاؤ اور اس لیے کہ سمجھو)

عمر ڈھلنے کے ساتھ انسانی جسم میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ ایک فطرتی عمل ہے ان فطرتی تبدیلیوں کو روکنا اللہ تعالی کی تخلیق میں تبدیلی کرنا ہے جس کو شیطانی کام قرار دیا گیا ہے۔

سرجری کے ذریعے موٹاپا کم کروانا(Bariatric Surgery):

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اگر کوئی شخص ایسے موٹاپے کا شکار ہو گیا ہو کہ اس موٹاپے کی وجہ سے دیگر مہلک بیماریاں بھی لاحق ہونے کا خدشہ ہو، اور سرجری کے علاوہ دیگر ادویات یا ورزش وغیرہ کے ذریعے موٹاپے سے نجات ممکن نہ رہے، اور سرجری کروانے میں بھی ہلاکت یا شدید ضرر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو ،تو ایسی صورت میں موٹاپے سے نجات پانے کے لیے سرجری کروانے کی اجازت ہو گی، جیسا کہ فقہاء کرام نے آکلہ (ایک بیماری کہ جس عضو پر نکلتی ہے، اسے گلاتی رہتی ہے) نکل آنے کی صورت میں اس عضو کو کٹوانے کی اجازت دی ہے۔ لیکن اگر دیگر طریقوں سے موٹاپے سے نجات ممکن ہو، تو ایسی صورت میں سرجری کروانے کی اجازت نہ ہو گی۔ چنانچہ آکلہ ظاہر ہونے کی صورت میں عضو کٹوانے کے بارے میں علامہ زبیدی فرماتے ہیں:

"إذا قال لرجل اقطع يد وذلك لعلاج كما إذا وقعت فيها أكلة فلا بأس به وإن كان من غير علاج لا يحل له قطعها"27

ترجمہ: (جب ایک شخص نے دوسرے سے ہاتھ کاٹنے کا کہا، اور یہ کاٹنا علاج کے لیے ہو جیسا کہ اگر کسی کے ہاتھ میں آکلہ پیدا ہو جائے، تو اس صورت میں ہاتھ کاٹنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر علاج کے لیے نہ ہو، تو اس صورت میں ہاتھ کاٹنا جائز نہیں۔)

یونہی فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"لا بأس بقطع العضو إن وقعت فيه الآكلة لئلا تسري كذا في السراجية "28

ترجمہ: (اگر کسی عضو میں آکلہ (بیماری) واقع ہو گئی ہو، تو اس عضو کو کاٹنے میں کوئی حرج نہیں تاکہ وہ بیماری مزید سرایت نہ کر جائے، اسی طرح سراجیہ میں ہے۔)

ناخنوں پر نیل ایکسٹینشن لگوانا(Nail Extension):

ناخن بڑھانا انتہائی مذموم فعل ہے۔ حدیث شریف میں ناخن تراشنے اور غیر ضروری بالوں کی صفائی کی تاکید کی گئی ہے اور صفائی نہ کرنے پر وعید سنائی گئی ہے۔ (مسند احمد) ناخن بڑھانا ایک حیوانی خصلت ہے۔ جب اصل ناخن بڑھانے کی اتنی مذمت ہے تو مصنوعی ناخن لگانے کی اجازت کہاں ہو گی؟ اس لیے یہ بھی شریعت مطہرہ کی نظر میں قبیح اور ناپسندیدہ فعل ہے، اس سے اجتناب ضروری ہے۔ یہ حکم بھی اس صورت میں ہے کہ یہ مصنوعی ناخن شرعی فرائض کی ادائیگی میں مانع نہ ہوں۔ اگر یہ اصل ناخن یا نیچے کی جلد تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ ثابت ہوں تو ان کا استعمال حرام ہو گا اور جتنے دن یہ نقلی ناخن رہیں گی اتنے دن نہ وضو صحیح ہو گا اور نہ غسل ہی صحیح ہو گا اور جب وضو اور غسل ہی صحیح نہ ہوا تو نماز کہاں سے ہو گی۔ اس لیے ان نقلی ناخن کو اتارنے کے بعد وضو اور غسل کر کے نمازیں دہرائیں۔ نقلی ناخن کا استعمال بطور فیشن بھی جائز نہیں۔

پرمانٹ نیل پالش:(Permanent Nail Polish)

واضح رہے کہ اگر نیل پالش میں پاک چیزیں استعمال کی گئی ہیں تو اس کا لگانا بالکل جائز نہیں ہو گا اگر اس میں ناپاک چیزیں استعمال نہ ہوں تو اس کا لگانا جائز ہو گا لیکن جس نیل پولش کی وجہ سے ناخنوں پر تہ جم جاتی ہے اس کو لگانے کی وجہ سے پانی چونکہ جلد تک نہیں پہنچتا اس لیے وضو اور غسل وغیرہ نہیں ہوتا اور اس کو ہٹا کر وضو اور غسل کرنا ضروری ہے۔ اور جس نیل پالش کے بارے میں تحقیق سے ثابت ہو کہ اس کی طے ناخن پر نہیں جمتی بلکہ پانی اس کے نیچے تک پہنچ جاتا ہے تو ایسی نیل پالش وضو کے لیے مانع نہیں ہو گی۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فاغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَ افِقِ " وَامْسَحُواْ بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَينِ"29

ترجمہ: (اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز لے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)۔)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

(PermanentEyelashes): نقلی پلکیں لگوانا

پرماننٹ نقلی پلکیں لگوانا اللہ تعالی کی بنائی ہوئی تخلیق میں تغیر کرنا ہے۔ اس کے بارے میں بھی وہی حکم ہے جو ناخنوں پر ایکسٹینشن لگوانے کا حکم ہے۔ نقلی پلکیں لگانے سے بھی پانی وضو کے لیے عائد کردہ حصے پر نہیں پہنچتا اس لیے شریعت وہ بھی جائز نہیں۔

انسانی بال لگانا جائز نہیں ہے البتہ غیر انسانی بال لگانا جائز ہے وہ بھی صرف مجبوری کی حالت میں بشرط یہ کہ مندرجہ ذیل باتوں کو لحاظ رکھا جائے۔

1- وہ بال نہ پاک نہ ہو مثلا خنزیر کے بال نہ ہو۔

2- ان کو لگانے سے مقصد صرف کسی کو دھوکہ دینا نہ ہو بلکہ صرف زینت مقصود ہو۔

3- یہ بال وضو یا غسل میں رکاوٹ نہ بنی مثلا بالوں کو اس طرح یا کسی ایسی چیز کے ساتھ لگایا جائے جسے وضو یا غسل میں پانی کھال تک نہ پہنچ سکے۔

(Permanent Makeup): پرمانٹ میک اپ کروانا

زیب وزینت اور بناؤ سنگار ایک فطرتی چیز ہے اس فطرتی تقاضے کے پیش نظر شریعت نے جہاں زیب وزینت کی اجازت دی ہے وہاں دیگر چیزوں کی طرح زیب وزینت سے متعلق بھی جائز اور ناجائز کاموں کے بارے میں قران اور حدیث میں خوب واضح احکام بیان فرمادیے ہیں اور ان کی حد بندی بھی ضروری ہے جس کی وجہ سے زیب وزینت اور میک اپ کی بعض صورتیں جائز ہوتی ہیں اور بعض صورتیں نہ جائز ہوتی ہیں۔ لہذا شریعت کی حدود میں رہ کر میک اپ کے لیے ایسی اشیا کا استعمال کرنا جائزہ جو پاک اور حلال ہوں جن میں پاک اور حلال جزا کا استعمال کیا گیا ہو۔ زیب و زینت کے لیے کسی بھی ایسی قسم کی کوئی صورت اختیار نہیں کی جاسکتی جو شریعت میں منع کی گئی ہو۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے

"اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَ هُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ"30

ترجمہ: (کیا جو کہ (حادثاً) آرائش میں نشو ونما پائے اور وہ مباحثہ میں قوتِ بیانیہ بھی نہ رکھے)

پرمانٹ میک اپ کروانا شریعت میں جائز نہیں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی تخلیق میں تبدیلی کرنا ہے۔ اور اس سے وضو کے فرائض بھی صحیح ادا نہیں ہوتے۔ آج کل کے مروج میک اپ اور زیب و زینت کی اکثر صورتیں اسراف، دھوکہ دہی، لغویات، ضیاعِ وقت، تغیر الخلق اللہ، ناشکری اور دیگر بہت سی قباحتوں کو شامل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کی شریعت کے مطابق عملداری:

(Shariah Compliance of Medical Association of Pakistan)

پاکستان میں میڈیکل ایسوسی ایشن یا دیگر متعلقہ ادارے بیوٹیفکیشن (خوبصورتی کے طریقہ کار) سے متعلق شرعی پیچیدگیوں پر براہِ راست مؤقف اختیار نہیں کرتے، کیونکہ یہ ایک طبی اور فقہی دونوں لحاظ سے پیچیدہ موضوع ہے۔ تاہم، اس حوالے سے درج ذیل نکات قابلِ غور ہیں

1- طبی نقطہ نظر:

بیوٹیفکیشن کے مختلف طریقے جیسے کہ بوٹاکس، فلرز، لیزر ٹریٹمنٹ، پلاسٹک سرجری، اور دیگر پروسیجرز کا استعمال میڈیکل فیلڈ میں عام ہوتا جارہا ہے۔ اگر کوئی طریقہ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہو یا اس کے سائیڈ ایفیکٹس زیادہ ہوں، تو میڈیکل ایسوسی ایشنز اس پر وارننگ جاری کر سکتی ہیں۔

2-شرعی نقطہ نظر:

صرف حسن میں اضافے کے لیے، بعض فقہاء کے نزدیک ناجائز سمجھی جاتی ہیں۔ البتہ اگر کوئی طبی ضرورت ہو (جیسے اسلام میں ایسی تبدیلیاں جو اللہ کی تخلیق کو غیر ضروری طور پر بدل دیں، جیسے پلاسٹک سرجری جلنے کے بعد سرجری یا پیدائشی نقص کی درستگی)، تو ایسی صورت میں شریعت اجازت دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت الاجمال: "الاجمال" کا ایک اور پہلو حسن و جمال بھی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی ہر تخلیق ایک خاص ترتیب اور حسن کے ساتھ وجود میں آئی ہے۔ کائنات کی تخلیق، انسان کی بناوٹ، اور دنیا کے نظام میں ایک جامع حسن (اجمالی جمال) نظر آتا ہے جو اللہ کی قدرت کا ثبوت ہے۔
الغرض اللہ تعالیٰ کی صفت "الاجمال" اس کے علم، حکمت، قدرت اور حسنِ تخلیق کا اظہار ہے۔ یہ صفت ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم زندگی میں توازن، حکمت اور جامعیت کو اپنائیں اور اللہ کے فیصلوں پر بھروسہ کریں، چاہے وہ ہمیں اجمالی طور پر سمجھ آئیں یا ان کی تفصیلات بعد میں واضح ہوں۔

خلاصہ بحث:

بیوٹیفکیشن ٹریٹمنٹ وہ طریقے ہیں جن کے ذریعے لوگ اپنی ظاہری خوبصورتی کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، جیسے بوٹاکس، فلرز، لیزر تھراپی، اور پلاسٹک سرجری۔ یہ ٹریٹمنٹس آج کل بہت مقبول ہو گئے ہیں، لیکن ان کے فائدے، نقصانات اور شرعی و اخلاقی پہلو کو سمجھنا ضروری ہے۔
اسلام میں خوبصورتی (حسن و جمال) کو پسند کیا گیا ہے، لیکن اس میں فطری توازن اور سادگی کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ اسلام میں بیوٹیفکیشن جائز ہے اگر وہ فطری ہو، طبی ضرورت کے تحت ہو، اور کسی حرام چیز کا استعمال نہ ہو۔ لیکن غیر ضروری اور مستقل تبدیلیاں، جو صرف فیشن یا مصنوعی حسن کے لیے کی جائیں، اسلام میں ناپسندیدہ ہیں۔ اصل خوبصورتی اللہ کی دی ہوئی فطرت کو قبول کرنے اور اچھے اخلاق اپنانے میں ہے۔
ان تمام باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ ناک، منہ، ہونٹ، چہرہ وغیرہ کی سرجری کروانا اسلام میں جائز نہیں ہے اگر مجبوری ہو اور کروانا لازم ہو تو اجازت ہے نیز زیب و زینت وغیرہ کے لیے اور ظاہری نمائش کے لیے یہ سرجریاں کروانا اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ پرمانٹ میک اپ، پرمانٹ آئی لیشز، پرمانٹ آئی بروز وغیرہ بنوانے کی بھی اسلام میں اجازت نہیں ہے

نتائج و سفارشات:

بیوٹیفکیشن ٹریٹمنٹ جیسے بوٹاکس، فلرز، لیزر تھراپی، اور پلاسٹک سرجری بعض اوقات خود اعتمادی میں اضافہ کرتے ہیں۔ جلدی بیماریوں جیسے جلد کے دھبے، ایکنی، یا جینیاتی مسائل کے حل میں مدد ملتی ہے۔ غیر مستند افراد کے ہاتھوں کیے گئے طریقے جلدی الرجی، سوزش، یا چہرے کی غیر متناسب ساخت کا باعث بن سکتے ہیں۔ بعض پروسیجرز، خاص طور پر پلاسٹک سرجری اور مستقل فلرز، نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں بعض افراد کے لیے بیوٹیفکیشن ٹریٹمنٹ ایک مثبت تجربہ ثابت ہوتا ہے اور وہ خود کو زیادہ پرکشش محسوس کرتے ہیں۔ مسلسل بیوٹی ٹریٹمنٹس کروانے والے افراد بعض اوقات خود اعتمادی کی کمی یا ظاہری حسن کی لت میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جس سے ذہنی تناؤ اور مایوسی پیدا ہو سکتی ہے۔ آج کل انسٹاگرام اور دیگر پلیٹ فارمز پر غیر حقیقی خوبصورتی کے معیار نے نوجوانوں میں ظاہری تبدیلی کی خواہش کو بڑھا دیا ہے اسلام میں بیوٹیفکیشن کی اجازت دی گئی ہے اگر وہ کسی جسمانی نقص کو دور کرنے یا کسی طبی ضرورت کے تحت ہو۔ البتہ غیر ضروری اور مستقل تبدیلیاں جیسے کاسمیٹک سرجری برائے حسن، چہرے کی ساخت بدلنا، یا مصنوعی تبدیلیاں بعض فقہاء کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔ اسلام میں سادگی، فطری حسن، اور جسم کی حفاظت کو اہمیت دی گئی ہے. مستند اور رجسٹرڈ پریکٹیشنرز سے علاج کروایا جائے تاکہ کسی قسم کے سائیڈ ایفیکٹس یا پیچیدگیوں سے بچا جا سکے۔ ٹریٹمنٹ سے پہلے اور

بعد میں جلد کی دیکھ بھال کے لیے ماہرین سے مشورہ کرنا ضروری سمجھا جائے۔ کسی بھی سرجیکل پروسیجر سے پہلے اس کے تمام خطرات اور طویل مدتی اثرات کو سمجھا جائے۔ خوبصورتی کے غیر حقیقی معیار سے بچیں اور ظاہری حسن کے بجائے صحت مند طرزِ زندگی کو ترجیح دی جائے۔ ایسے بیوٹیفکیشن ٹریٹمنٹ سے پرہیز کریں جو اللہ کی دی ہوئی فطرت میں غیر ضروری تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ حسن و جمال میں میانہ روی اختیار کریں اور ایسے طریقے اپنائیں جو عارضی، فطری، اور غیر مضر ہوں۔ کسی بھی بیوٹی پروسیجر سے پہلے کسی مستند عالمِ دین یا مفتی سے مشورہ کریں، خاص طور پر اگر وہ مستقل نوعیت کا ہو۔

مصادر و مراجع

1-بنی اسرائیل ۱۷:۷۰
2-التین ۹۵:۴
3-سورہ الانفطار ۸۲:۶-۹
4-افریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، نشر ادب الحوزہ، قم، ایران، 1405ھ، 2:13
5- دہلوی، سید احمد، فرہنگ آصفیہ، اردو بازار، لاہور، 1974ء، 420:2
6-سرہندی، وارث، قاموس مترادفات، اردو سائنس بورڈ اپر مال، لاہور، 1986ء، ص:27
7-James A. H. Murray, "The Oxford English Dictionary", Oxford at the clarendon Press 1933. P:743

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

8- ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، ھند، الطبعة الانصاریة، ۱۳۲۴۳ھ، کتاب الطب، باب فی الادویة المکروھة، رقم الحدیث ۳۸۷۴

9- ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد، مصنف ابن ابی شیبہ، لبنان، دار التاج، ۱۴۰۹ھ، کتاب الطب، باب فی الخمر یتداوی بہ، رقم الحدیث ۲۳۴۹۲

10- المرسی، علی بن اسماعیل، الحلم والحیط الاعظم، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۲۱ھ، ج۳، ص ۷۴

11- ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت، دار صادر، ۱۴۱۴ھ، ج۱۱، ص ۱۲۶

12- الشنقیطي، محمد بن محمد، احکام الجراحة الطبیة، جدہ، مکتبة الصحابة، ۱۴۱۵ھ، ص ۱۸۲

13- النساء۴:۱۱۹

14- الروم ۳۰:۳۰

15- مسلم، ابوالحسین مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم فعل الواصلة، رقم الحدیث ۲۱۲۵

16- العینی، بدر الدین محمود بن احمد، عمدۃ القاری، بیروت، دارالفکر، سن، ج ۲۲، ص

17- سلیمان بن الأشعث، سنن ابی داؤد، اکتاب الترجل، باب فی صلة الشعر، رقم الحدیث: ۴۱۶۹

18- فخر الدین راضی، مفاتح الغیب، ج ۵، ص ۴۵۳

19- صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب الوصل فی الشعر، رقم الحدیث: ۵۹۳۴

20- النسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، قاہرہ، المکتبة التجاریة الکبری، ۱۳۴۸ھ، کتاب الزاینة، رقم الحدیث: ۵۲۵۲

21- شرح مسلم للنوی 14/ 88 السراج الوھاج 2/ 306

22- القاری، علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح، بیروت، دارالفکر، ۱۴۲۲ھ، ج ۷، ص ۲۸۳۶

23- مجموع فتاوی ابن باز، ج ۳۵، ص ۲۹۱

24- گلریز محمود، عورت کی زیب وزینت، مکتبہ جدید پریس، ۲۰۱۲، ص ۱۳۸

25- ایضًا

26- المومن ۶۷:۴۰

27- الزبیدی، ابو بکر بن علی الجوھرۃ النیرۃ، المطبعة الخیریة، ۱۳۲۲ھ، ج ۲، ص ۱۲۶

28- جماعة من العلماء، فتاوی عالمگیری، مصر، المطبعة الکبری الامیریہ، ۱۳۱۰ھ، ج ۵، ص ۳۶۰

29- المائدۃ، ۵:۶

30: الزخرف: ۱۸:۶۳